سوال

(262) قرعہ اندازی میں پلاٹ کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساہیوال سے الٰہی بخش لکھتے ہیں کہ میرے بھائی نے ایک رہائشی سکیم میں بذریعہ قرعہ اندازی میرے لئے پلاٹ آلاٹ کرایا پھر اس پر اپنی گرہ سے مکان تعمیر کیا اور بارہا اپنے دیگر رشتہ داروں کے سامنے کہا کہ یہ پلاٹ اور مکان میرے بھائی کے لئے ہے وفات سے چند دن قبل بھی اس بات کو دھرایا کہ میراترکہ بحصہ شرعی تقسیم کرلیا جائے لیکن مکان میں نے جسے دیا ہے اسکے متعلق جھگڑانہ کرنا اب دوسرے ورثاء اس مکان سے حصہ طلب کرتے ہیں کیاان کا شرعی حصہ مکان سے بنتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دینا میں خود مختار بنا کر بھیجا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جیسے چاہے استعمال کرسکتا ہے مال وجائیداد بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اس میں بھی جائز طور پر اسے تصرف کرنے کا پورا حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :''کہ ہرمال داراپنے مال میں تصرف کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ جیسے چاہے استعمال کرے۔'' (بیہقی :178/6)

صورت مسئولہ میں مرحوم نےاپنے بھائی کے نام پلاٹ آلاٹ کرایا پھر اس پر تعمیر بھی کرائی یہ ہبہ کی ایک شکل ہے جس کا اسے شرعاً حق ہے پھر وفات سے پہلےاپنے ورثاء کو اس کی تاکید بھی کردی تاکہ وفات کے بعد کسی قسم کے جھگڑے کی کوئی صورت پیدانہ ہو۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ اگر کوئی کسی کو ہبہ کرتا ہے یا اس کا وعدہ کرتا ہے لیکن عملی شکل دینے سے پہلے وفات پاجاتا ہے۔ تو ھبہ موہوب لہ یعنی جس کے لئے ہبہ کیا گیا ہے اسے ملنا چاہیے۔ انہوں نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے : باب اذاوھب وعدثم مات قبل ان تصل الیہ اسی طرح حضرت قاضی شریح کے متعلق بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔ کہ انہوں نےاپنے ورثاء کو کہا تھا''کہ میں جو اپنی بیوی فزاریہ نامی کو دے چکا ہوں اس واپس نہ لیا جائے۔'' (صحیح بخاری :کتاب الوصایا)

صورت مسئولہ میں وصیت کی شکل نہیں بلکہ ہبہ کی صورت ہے جو متوفی نے اپنی زندگی میں بقائمی ہوش وحواس اپنے بھائی کو دیا ہے پھر قبل از موت اس کی تاکید بھی کردی اسلئے اسے نافذ ہونا چاہیے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ورثاء کو اس کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ بطیب خاطر اسے قبول کرنا چاہیے پھر وہ انھیں جاتے وقت اس کے نفاذ کی تاکید بھی کرگیا ہے۔ اس بنا پر اس مکان کو باہمی جھگڑے کے باعث بنانا درست نہیں ہے۔ البتہ جو حضرات دوسرے ورثاء کو محروم کرنے کی نیت سے اپنی جائیداد زندگی میں ہی کسی ایک وارث کے نام لگواجاتے ہیں۔ ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا کرجائے تو اس کی اصلاح کرتے ہوئے شرعی ورثاء کو ان کا حق دے دینا چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث](#)

جلد:1 صفحہ:291